خواتین اور پردہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز
۱۸۸/۱۔ لیاقت آباد، کراچی ۱۹

مقام خطاب : جامع مسجد بیت المکرّم
گلشن اقبال کراچی
وقت خطاب : بعد نماز عصر تا مغرب
اصلاحی خطبات : جلد نمبر : ۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

خواتین اور پردہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُہٗ وَ نَسۡتَغۡفِرُہٗ وَ
نُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ
شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا ۔ مَنۡ یَّھۡدِہِ
اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ
وَأَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ
وَأَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً
عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا ۔
أَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ قَدۡ اَفۡلَحَ
الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ الَّذِیۡنَ ھُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ
خٰشِعُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ○
وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○

(سورۃ المؤمنون: ۱۔۸)

آمنت باللّٰہ صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذٰلک من الشاھدین والشاکرین والحمدللّٰہ ربّ العٰلمین

تمہید

بزرگانِ محترم و برادران عزیز! اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مؤمنوں کی صفات بیان فرمائی ہیں اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو مؤمن ان صفات کے حامل ہوں گے ان کو دنیا و آخرت کی فلاح نصیب ہوگی۔ ان میں سے ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ جو مؤمن اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ وہ پاک دامنی اختیار کرتے ہیں اور عفت وعصمت اختیار کرتے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات اور جنسی خواہشات کو صرف جائز حدود کی حد تک محدود رکھتے ہیں، جائز حدود کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان جو تعلقات قائم ہوتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ نے حلال کر دیئے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جو لوگ اس نکاح کے رشتے سے باہر اپنی جنسی خواہشات کی تسکین کرنا چاہتے ہیں، وہ حد سے گزرنے والے ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں، کیونکہ اس کا انجام دنیا میں

بھی خراب ہے اور آخرت میں بھی خراب ہے۔

پہلا حکم: آنکھ کی حفاظت

میں نے عرض کیا تھا شریعت نے ہمیں جہاں پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے کہ اپنی جنسی خواہشات کو جائز حدود کے اندر محدود رکھیں، اس سے باہر نہ نکلیں، اس مقصد کے لئے شریعت نے بہت سے ایسے احکام دئے ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک پاکدامن معاشرہ وجود میں آسکے، اس پاکدامن معاشرے کو وجود میں لانے کے لئے آنکھ کی حفاظت کی ضرورت ہے، اس کے لئے کان کی حفاظت کی ضرورت ہے، اور اس کے ایسا ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ جس میں یہ سفلی اور ناپاک جذبات یا تو پرورش ہی نہ پائیں، یا اگر پرورش پائیں تو پھر ان کو ناجائز تسکین کا راستہ نہ ملے۔ ان میں سے ایک حکم جس کا پچھلے دو جمعوں میں بیان ہوا، وہ تھا ''آنکھ کی حفاظت'' شریعت نے آنکھ پر یہ پابندی لگائی ہے کہ وہ کسی نامحرم کو لذت لینے کی غرض سے نہ دیکھے۔

دوسرا حکم: خواتین کا پردہ

پاکیزہ معاشرہ وجود میں لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم جو عطا فرمایا، وہ ''خواتین کا پردہ'' ہے اوّلاً تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ:

وَقَرْنَ فِي بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳)

یہ خطاب ازواج مطہرات اور امہات المؤمنین کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریکہائے زندگی کو ہو رہا ہے، ان سے یہ فرمایا جا رہا ہے کہ تم اپنے گھر میں قرار سے رہو، اور اس طرح بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلو جس طرح زمانہ جاہلیت میں عورتوں کا طریقہ تھا۔ زمانہ جاہلیت میں پردہ کا کوئی تصور نہیں تھا، اور خواتین زیب و زینت کر کے گھر سے باہر نکلتیں اور لوگوں کو بدکاری پر آمادہ کرتیں، قرآن کریم ازواج مطہرات کو خطاب کرتے ہوئے فرما رہا ہے کہ آپ لوگ گھروں سے باہر نہ نکلیں۔

خواتین گھروں میں رہیں

لہٰذا خواتین کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہیں اور گھروں کو سنبھالیں، بلاضرورت عورت کا گھر سے باہر نکلنا پسندیدہ نہیں کیونکہ حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی عورت بلاضرورت گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے، اس لئے اصل حکم یہ ہے کہ خواتین حتی الامکان گھروں میں رہیں، اور اگر کسی ضرورت سے گھر سے نکلیں تو اس طرح بناؤ سنگھار کر کے نہ نکلیں جیسا کہ جاہلیت کی عورتوں کا طریقہ تھا۔

آجکل کا پروپیگنڈہ

یہاں دو باتیں ذرا سمجھنے کی ہیں اور آج کل کے ماحول میں خاص طور پر

اس لئے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ آج کل پروپیگنڈے کا ایک طوفان اٹڈ رہا ہے اور یہ پروپیگنڈہ غیر مسلموں کی طرف سے تھا اب نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے بھی پروپیگنڈے کا ایک طوفان ہے، وہ پروپیگنڈہ یہ ہے کہ اسلام نے اور ان مولویوں نے عورت کو گھر کی چار دیواری میں مقید کر دیا ہے اور اس کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔

آج پروپیگنڈے کی دنیا ہے

آج کی دنیا پروپیگنڈے کی دنیا ہے۔ جس میں بد سے بدترین جھوٹ کو پروپیگنڈے کی طاقت سے لوگوں کے دلوں میں اس طرح بٹھا دیا جاتا ہے جیسے کہ یہ پکی اور سچی حقیقت ہے۔ جرمنی کا مشہور سیاست دان گزرا ہے جس کا نام تھا ''گوئیرنگ'' اس کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ دنیا میں جھوٹ اتنی شدت کے ساتھ پھیلاؤ کہ دنیا اس کو سچ سمجھنے لگے، یہی اس کا فلسفہ ہے۔ آج چاروں طرف اسی فلسفہ پر عمل ہو رہا ہے۔

یہ اصولی ھدایت ہے

چنانچہ آج یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ یہ اکیسویں صدی ہے۔ اس میں عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں مقید کر دینا پرلے درجے کی دقیانوسیت ہے اور رجعت پسندی ہے، اور زمانہ کی ترقی کے ساتھ قدم ملا کر چلنے والی بات نہیں ہے۔ غور سے یہ بات سن لیں کہ قرآن کریم عورتوں سے یہ جو کہہ رہا ہے کہ

اپنے گھروں میں قرار سے رہو، ایک بڑی اصولی ہدایت ہے جو اللہ جل شانہ نے عطا فرمائی ہے۔

مرد اور عورت دو الگ الگ صنفیں

یہ اصولی ہدایت اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو صنفیں پیدا فرمائی ہیں ایک مرد اور ایک عورت، دونوں مختلف صنفیں ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے دونوں کی تخلیق مختلف طریقے سے کی ہے، مرد کی جسمانی ساخت کچھ اور ہے، عورت کی جسمانی ساخت کچھ اور ہے، مرد کی صلاحیتیں کچھ اور ہیں، عورت کی صلاحیتیں کچھ اور ہیں، مرد کے دل میں پیدا ہونے والے افکار کچھ اور ہیں، عورت کے دل میں پیدا ہونے والے افکار کچھ اور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے اندر یہ اختلاف اس لئے رکھا ہے کہ دونوں وظیفہ زندگی الگ الگ ہیں لیکن آج ''مساوات مرد وزن'' کا نعرہ لگایا جاتا ہے کہ جو کام مرد کرے وہ کام عورت بھی کرے، یہ مساوات کا نعرہ درحقیقت فطرت سے بغاوت ہے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں صنفوں میں اس لئے اختلاف رکھا ہے کہ دونوں کا وظیفہ زندگی بھی مختلف ہے، دونوں کا دائرہ کار بھی مختلف ہے۔

ذمہ داریاں الگ الگ ہیں

دیکھئے انسان کو اپنی زندگی گزارنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، ایک گھر کے باہر کی ذمہ داری کہ وہ گھر سے باہر وہ اپنی روزی کمانے

کا کام انجام دے، تجارت کرے، زراعت کرے، ملازمت کرے، مزدوری کرے، اور اس کے ذریعہ پیسے کمائے، اور اپنے لئے روزی کا سامان مہیا کرے۔ ایک ضرورت یہ ہے، دوسری گھر کے اندر کی ذمہ داری کہ اس کے گھر کا نظام صحیح ہو، اور گھر کے نظام کے اندر اگر بچے ہیں تو ان کی تربیت درست ہو، گھر کی صفائی ستھرائی ٹھیک ہو، اور گھر کے اندر چین وسکون کی زندگی گزاریں، اور گھر کے اندر کھانے پینے کا بندوبست ہو۔ لہٰذا گھر کے باہر کی ذمہ داریاں بھی ہیں، اور گھر کے اندر کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔

حضور ﷺ کی تقسیم کار

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو فطری نظام بنایا تھا اس پر ہزار ہا سالوں سے عمل ہوتا چلا آرہا تھا، بلاقید مذہب وملت، دنیا کی ہر قوم، ہر مذہب اور ہر ملت میں یہی طریقہ کار رائج تھا کہ مرد گھر کے باہر کی ذمہ داریاں پوری کرے گا۔ اور عورت گھر کے اندر کا انتظام کریگی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو ان کے درمیان بھی یہی تقسیم کار فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کام کمانا ہے، جاؤ، باہر جاکر کماؤ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تم گھر کے اندر رہ کر گھر کی ذمہ داریاں سنبھالو۔ یہ فطری تقسیم ان دونوں کے درمیان فرمائی جو ہزاروں سال سے چلی آرہی تھی۔

صنعتی انقلاب کے بعد دو مسئلے

سولہوی صدی عیسوی کے بعد جب یورپ میں صنعتی انقلاب آیا تو تجارتوں کا میدان وسیع ہوا تو ایک مسئلہ یہ پیدا ہوا کہ مرد کو پیسے کمانے کے لئے لمبے لمبے عرصے تک اپنے گھروں سے باہر رہنا پڑتا تھا، سفروں پر رہنا پڑتا تھا، جس کی وجہ سے وہ اپنی بیوی سے دور رہتا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہوا کہ صنعتی انقلاب کے نتیجے میں زندگی گراں ہوگئی۔ جس کی وجہ سے مرد کو یہ بات گراں معلوم ہوئی کہ میں اپنی بیوی کا خرچہ بھی اٹھاؤں۔ ان دو مسئلوں کا حل یورپ کے مرد نے یہ تلاش کیا کہ اس عورت سے کہا کہ تمہیں خوامخواہ ہزاروں سال سے گھر کے اندر قید رکھا ہوا ہے لہٰذا تم بھی گھر سے باہر نکلو اور مردوں کے شانہ بشانہ کام کرو، اور دنیا کی جتنی ترقیاں ہیں وہ سب تم حاصل کرو۔ اس کے ذریعہ یورپ کے مرد کا اصل مقصد یہ تھا کہ عورت کے اخراجات کی جو ذمہ داری مرد کے کندھے پر تھی، وہ ذمہ داری عورت ہی کے کندھے پر ڈال دے۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ جب عورت بازار میں اور سڑکوں پر آجائے گی تو پھر اس کو بھلا پھسلا کر اپنا مطلب پورا کرنے کی پوری گنجائش ہر جگہ میسر ہوگی۔

آج عورت قدم قدم پر موجود

لہٰذا اب یورپ میں یہ قصہ ختم ہوگیا کہ بیوی اکیلی گھر میں بیٹھی ہے اور مرد کو لمبے لمبے سفر پر جانا ہے، اور وہ اتنے لمبے عرصہ تک اس بیوی کے قرب

سے لطف اندوز نہیں ہو سکے گا، یہ بات ختم ہوچکی اب تو قدم قدم پر عورت موجود ہے، دفتروں میں عورت موجود، بازاروں میں عورت موجود، ریلوں میں عورت موجود، جہازوں میں عورت موجود اور ساتھ مین یہ قانون بھی بنا دیا گیا کہ اگر دو مرد و عورت آپس میں رضامندی سے جنسی تسکین کرنا چاہیں تو ان پر کوئی رکاوٹ عائد نہیں ہے۔ نہ قانون کی رکاوٹ ہے نہ اخلاقی رکاوٹ ہے۔ اب عورت ہر جگہ موجود ہے، اور اس سے فائدہ اٹھانے کے راستے چوپٹ کھلے ہوئے ہیں، اور مرد کے سر پر عورت کی کوئی ذمہ داری بھی نہیں ہے، بلکہ عورت سے یہ کہد یا گیا کہ تمہیں کماؤ بھی اور قدم قدم پر ہمارے لئے لذت حاصل کرنے کے اسباب بھی مہیا کرو۔

مغرب میں عورت کی آزادی کا نتیجہ

عورت کے ساتھ یہ فراڈ کھیلا گیا اور اس کو دھوکہ دیا گیا، اور اس کا نام ''تحریک آزادی نسواں'' رکھا گیا، یعنی عورتوں کی آزادی کی تحریک، اس فراڈ کے ذریعہ عورت کو گھر سے باہر نکال دیا، تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صبح اٹھ کر شوہر صاحب اپنے کام پر چلے گئے اور بیوی صاحبہ اپنے کام پر چلی گئیں اور گھر میں تالا ڈال دیا۔ اور اگر بچہ پیدا ہوا تو اس کو کسی چائلڈ کیر کے سپرد کر دیا گیا، جہاں پر اس کو انائیں تربیت دیتی رہیں، باپ کی شفقت اور ماں کی ممتا سے محروم وہ بچہ چائلڈ کیر میں پرورش پا رہا ہے، جو بچہ ماں باپ کی شفقت اور محبت سے محروم ہوکر دوسروں کے ہاتھوں میں پلے گا، اس کے دل میں باپ کی کیا عظمت ہوگی

اور ماں کی کیا محبت ہوگی۔

بوڑھا باپ ''اولڈ ایج ہوم'' میں

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب باپ صاحب بوڑھے ہوتے ہیں تو بیٹے صاحب ان کو لے جایا کر ''اولڈ ایج ہوم'' میں داخل فرما دیتے ہیں کہ تم نے ہماری پیدائش کے بعد ''چائلڈ کیئر'' کے حوالے کر دیا تھا، اب ہم تمہیں تمہارے بڑھاپے میں ''اولڈ ایج ہوم'' کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ایک ''اولڈ ایج ہوم'' کے نگران نے مجھے خود بتایا کہ ایک بوڑھے صاحب ہمارے ''اولڈ ایج ہوم'' میں تھے، جب ان کا انتقال ہوگیا تو میں نے ان کے بیٹے کو ٹیلیفون کیا کہ آپ کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے، آپ آ کر ان کی تجہیز و تکفین کر دیجئے۔ بیٹے نے جواب دیا کہ مجھے بڑا افسوس ہوا کہ میرے باپ کا انتقال ہوگیا، لیکن مشکل یہ ہے کہ آج مجھے بہت ضروری کام درپیش ہیں، لہٰذا میں نہیں آ سکتا، آپ براہ کرم ان کی تجہیز و تکفین کا انتظام کر دیں، اور جو پیسے خرچ ہوں، اس کا بل میرے پاس بھیج دیجئے۔

مغربی عورت ایک بکاؤ مال

آج مغرب کا یہ حال ہے کہ وہاں خاندانی نظام تباہ ہو چکا ہے، ماں باپ کے رشتوں کی جو مٹھاس تھی وہ فنا ہو چکی، بھائی بہن کے تعلقات ملیامیٹ ہو چکے، ایک طرف تو خاندانی نظام تباہ ہو چکا اور دوسری طرف وہ عورت ایک

کھلونا بن گئی، چاروں طرف اس کی تصویر دکھا کر اس کے ایک ایک عضو کو برسر بازار برہنہ کر کے اس کے ذریعہ تجارت چمکائی جارہی ہے۔ اس کے ذریعہ پیسے کمانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

عورت کو دھوکہ دیا گیا

اس عورت سے یہ کہا گیا تھا کہ تمہیں گھروں کے اندر قید کر دیا گیا ہے۔ تمہیں باہر اس لئے نکالا جارہا ہے تاکہ تم ترقی کرو، تم سربراہ مملکت بن جانا، تم وزیر بن جانا، تم فلاں فلاں بڑے عہدوں پر پہنچ جانا، آج امریکہ کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے کہ پوری تاریخ میں کتنی عورتیں امریکہ کی صدر بنیں؟ یا سربراہ بنیں، یا وزراء بنیں؟ ایک خاتون بھی صدر نہیں بنی، صرف دو چار عورتیں وزراء بنیں، لیکن ان دو چار عورتوں کی خاطر لاکھوں عورتوں کو سڑکوں پر گھسیٹ لیا گیا۔ آج وہاں جا کر دیکھ لیجئے، دنیا کا ذلیل ترین کام عورت کے سپرد ہے۔ سڑکوں پر جھاڑو دے گی تو عورت دے گی، ہوٹلوں میں ویٹرس کا کام عورت کرے گی، بازاروں میں سیلز گرل کا کام عورت کرے گی، ہوٹلوں میں بستروں کی چادر عورت تبدیل کرے گی، اور جہازوں میں کھانا عورت سرو کرے گی۔ وہ عورت جو اپنے گھر میں اپنے شوہر کو اپنے بچوں کو اور اپنے ماں باپ کو کھانا سرو کر رہی تھی، وہ اس کے لئے دقیانوسیت تھی، وہ رجعت پسندی تھی، وہ عورت کے لئے قید تھی، اور وہی عورت بازاروں کے اندر، ہوٹلوں کے اندر، ہوائی جہازوں کے اندر سیکڑوں انسانوں کو کھانا سرو کرتی ہے، اور ان کی ہوس ناک نگاہوں کا نشانہ

بنتی ہے تو یہ عزت ہے اور یہ آزادی ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا نام خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

عورت پر ظلم کیا گیا

ایک طرف تو عورت کا حشر کیا یہ اور دوسری طرف وہ لوگ جو آزادیٔ نسواں کے علمبردار کہلاتے ہیں انہوں نے عورت پر جو ظلم کیا ہے تاریخ انسانیت میں اس سے بڑا ظلم نہیں ہوا، آج اس کے ایک ایک عضو کو بیچا جا رہا ہے، اور اس کی عزت اور تکریم کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں، اور پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم عورت کے وفادار ہیں، اور عورت کی آزادی کے علمبردار ہیں۔ اور جس نے عورت کے سر پر عفت وعصمت کا تاج رکھا تھا اور اس کے گلے میں احترام کے ہار ڈالے تھے، اس کے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے عورت کو قید کر دیا۔ اور یہ عورت ایسی مخلوق اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے کہ جو چاہے ان کو بہکا دے، اور اپنا اُلو سیدھا کر لے، چنانچہ آج ہماری مسلمان خواتین نے بھی ان ہی کی لے میں لے ملانی شروع کر دی۔

ہمارے معاشرے کا حال

آپ کو یاد ہوگا کچھ دن پہلے ہمارے ملک کے ایک معروف رہنما نے یہ کہہ دیا تھا کہ ''مردوں کو چاہیئے کہ وہ عورتوں کے خرچ کا انتظام کریں، عورتوں کو

بلاوجہ گھر سے باہر نکل کر اپنے معاش کا انتظام کرنا ٹھیک نہیں ہے'' اس کے جواب میں جو خواتین ماڈرن کہلاتی ہیں اور اپنے آپ کو خواتین کے حقوق کی علمبردار کہتی ہیں، انہوں نے ان صاحب کے خلاف ایک جلوس نکالا، اور یہ کہا کہ ان صاحب نے ہمارے خلاف یہ بات کہی ہے۔ اب دیکھئے کہ ایک آدمی یہ کہتا ہے کہ آپ کو اپنے معاش کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دوسرے لوگ آپ کے لئے یہ خدمت انجام دینے کو تیار ہیں۔ اس پر عورتوں کو خوش ہونا چاہئے، مگر جھوٹ کا یہ پروپیگنڈہ ساری دنیا میں عالمی طور پر پھیلایا گیا ہے، اس لئے خوش ہونے کے بجائے یہ کہا جارہا ہے کہ یہ صاحب خواتین کے حقوق تلف کرنا چاہتے ہیں اور جلوس نکالنے والی وہ عورتیں ہیں جنہوں نے خواتین کے حقیقی مسائل سمجھنے کی زحمت ہی گوارہ نہیں کی۔ ان خواتین نے ائیرکنڈیشنر محلات میں پرورش پائی ہے۔ دیہات میں جو عورت بستی ہے اس کے کیا مسائل ہیں، اس کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس سے کوئی تعرض نہیں کیا، کبھی ان کے مسائل کو جاننے کی کوشش نہیں کی۔ ان کے نزدیک صرف مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں مغرب کے لوگ یورپ اور امریکہ کے لوگ یہ کہدیں کہ ''ہاں تم لوگ روشن خیال ہو'' اور تم لوگ اکیسوی صدی کے ساتھ چلنے والے ہو، بس یہ مسئلہ ہے، ان کے نزدیک کوئی اور مسئلہ نہیں ہے۔

ایسی مساوات فطرت سے بغاوت ہے

بہرحال آج یہ پروپیگنڈہ ساری دنیا میں پھیلایا ہوا ہے کہ یہ مسلمان،

یہ مولوی ملا لوگ عورتوں کو گھروں میں بند کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے دو مختلف دائرہ کار تجویز کئے ہیں، مرد کے لئے الگ، عورت کے لئے الگ، اس لئے مرد کی جسمانی ساخت اور ہے، اور عورت کی جسمانی ساخت اور ہے۔ مرد کی صلاحیتیں اور ہیں، عورت کی صلاحیتیں اور ہیں۔ لہذا مساوات کا یہ نعرہ لگانا کہ عورت بھی وہی سب کام کرے جو کام مرد کرتا ہے تو یہ فطرت سے بغاوت ہے، اور اس کے نتیجے میں خاندانی نظام تباہ ہو چکا ہے، اگر ہم اپنے معاشرے میں خاندانی نظام کو بچانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے خواتین کو پردہ میں رکھنا ہوگا، اور مغرب کے پروپیگنڈہ کے اثرات کو اپنے معاشرے سے نکالنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرے کو مغربی آفات سے محفوظ فرمائے، اور چین وسکون کی زندگی ہم سب کو عطا فرمائے آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بے پردگی کا سیلاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز
۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

مقام خطاب : جامع مسجد بیت المکرم
گلشن اقبال کراچی

وقت خطاب : بعد نماز عصر تا مغرب

اصلاحی خطبات : جلد نمبر ؛ ۱۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بے پردگی کا سیلاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۔ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَأَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَشَرِیْکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔

أَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○

(سورۃ المؤمنون: ۱۔۸)

آمنت باللّٰه صدق اللّٰه مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلك من الشاهدین والشاکرین والحمدللّٰه ربّ العٰلمین

تمہید

بزرگانِ محترم و برادران عزیز! سورۃ مؤمنون کی ابتدائی آیات کا بیان کافی عرصہ سے چل رہا ہے، ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فلاح یافتہ مؤمنوں کی صفات بیان فرمائی ہیں، پچھلے دو جمعوں سے چوتھی صفت کا بیان چل رہا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ مؤمن کی ایک لازم صفت یہ ہونی چاہئے کہ وہ پاک دامن ہو، عفت اور عصمت کا خیال رکھنے والا ہو۔ اس صفت کے بیان کے ضمن میں یہ عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسا فطرت والا دین عطا فرمایا ہے جس میں انسان کی تمام جائز خواہشات اور ضروریات کی پوری رعایت ہے۔

جنسی تسکین کا حلال راستہ

چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر ایک جنسی جذبہ رکھا ہے، مرد کو عورت کی طرف کشش ہوتی ہے اور عورت کو مرد کی طرف کشش ہوتی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس جنسی جذبہ کی تسکین کا ایک حلال راستہ اہل ایمان کے

لئے پیدا کر دیا، وہ ہے نکاح کا راستہ، نہ صرف اس راستے کو جائز قرار دیا بلکہ سنت قرار دیا، بعض حالات میں تو اس کو واجب قرار دیا اور اس نکاح کو باعث اجر و ثواب بتایا، اس نکاح کے ذریعہ انسان اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کرے تو اس پر اجر و ثواب کا وعدہ ہے، ایک حلال راستہ متعین کر دینے کے بعد اور اس کو باعث اجر و ثواب قرار دینے کے بعد انسان سے یہ کہا گیا کہ اس حلال راستے سے ہٹ کر جنسی خواہش کی تسکین کا جو راستہ بھی اختیار کرو گے، وہ گناہ ہوگا، لہٰذا حلال راستے کی حد تک محدود رہو۔ اور یہ بھی فرمادیا کہ اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے نکاح کرنے میں رکاوٹ ہے تو جب تک اللہ تعالیٰ اس کے لئے یہ راستہ کھولیں، اس وقت تک وہ عفت اور پاکدامنی اختیار کرے اور اپنے نفس پر کنٹرول کرے، لیکن نکاح کے دائرے سے ہٹ کر اپنی جنسی جذبے کی تسکین کرنے کو حرام اور ناجائز قرار دیدیا۔

انسان کتے اور بلّی کی صف میں

اس کی وجہ یہ ہے کہ تجربہ اس بات پر گواہ ہے کہ اگر انسان ایک مرتبہ اس جائز اور حلال راستے سے ہٹ کر اپنے نفسانی خواہشات کی تکمیل کا راستہ ڈھونڈے گا تو پھر وہ کسی حد پر قائم نہیں رہتا، بلکہ پھر وہ اتنا آگے بڑھ جاتا ہے کہ کتوں اور بلّیوں کو مات کر دیتا ہے، گدھوں اور گھوڑوں کو مات کر دیتا ہے اور اس کے باوجود اس کی خواہشات کی مکمل تسکین نہیں ہوتی۔ آج مغربی دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ اس کا واضح ثبوت ہے، انہوں نے شادی اور نکاح سے باہر

ہٹ کر اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کے راستے تلاش کئے، تو آج وہ اس حد پر پہنچ گئے ہیں کہ کوئی شریف انسان اس کا تصور تک نہیں کرسکتا، ماں اور بیٹے کا فرق مٹ چکا ہے، بہن اور بھائی کا فرق مٹ چکا ہے اور اس حد پر پہنچ گئے ہیں کہ کتے اور بلی بھی ان کی حرکتوں سے شرما جائیں، اس کے باوجود ان کی خواہشات کی تسکین نہیں ہوتی۔

نہ بجھنے والی پیاس بن جاتی ہے

آپ سب حضرات جانتے ہوں گے کہ مغربی ممالک میں بدکاری کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے، کسی بھی عورت کو راضی کر کے اس کے ساتھ بدکاری کر لینے کے دروازے چوپٹ کھلے ہوئے ہیں، کوئی روک ٹوک نہیں، کوئی پابندی نہیں، اس کے باوجود ''زنا بالجبر'' کے واقعات سب سے زیادہ مغربی ملکوں میں ہوتے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ جذبہ ایسا ہے کہ جب ایک مرتبہ حد سے آگے گزر جائے تو کسی حد پر اس کو قناعت نہیں ہوتی، وہ ''استسقاء'' کا مریض بن جاتا ہے، جیسے ''استسقاء'' کا مریض کتنا ہی پانی پی لے، اس کی پیاس نہیں بجھتی، اور وہ ''جوع البقر'' کا مریض بن جاتا ہے، کیونکہ ''جوع البقر'' کا مریض کتنا ہی کھانا کھالے، لیکن اس کی بھوک نہیں مٹتی، اسی طرح ناجائز ذریعہ سے جنسی خواہش پورے کرنے والے کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ اب لذت اور لطف کے کسی درجے پر قرار نصیب نہیں ہوتا، یہاں تک کہ وہ پیاسا کا پیاسا دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے شریعت نے بتادیا کہ اس حلال دائرے میں

رہو گے تو اس عذاب سے تمہیں نجات مل جائے گی۔

حرام سے بچنے کیلئے دو پہرے

اب حلال دائرے میں رہنے کے لئے اور حرام طریقوں سے بچنے کے لئے شریعت نے جو پہرے لگائے اور بدکاریوں کے جن راستوں کو بند کیا، ان کا ذکر پچھلے جمعہ کو شروع کیا تھا، ان میں پہلا پہرہ ''آنکھ کی حفاظت'' ہے، جس کا بیان پچھلے دو جمعوں میں تفصیل سے ہوگیا۔ دوسرا پہرہ ''خواتین کا پردہ'' ہے، جس کے بارے میں فرمایا کہ مرد کا دائرہ کار اور ہے اور عورت کا دائرہ کار اور ہے، مرد گھر کے باہر کا انتظام کرے اور عورت گھر کے اندر کا انتظام کرے اور عورتوں سے کہا گیا کہ تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور جیسے جاہلیت کے زمانے میں عورتیں بناؤ سنگھار کر کے باہر نکلا کرتی تھیں، اس طریقے سے تم باہر نہ نکلو، لہٰذا خواتین کو پہلے یہ بتایا گیا کہ تمہارا اصل مقام تمہارا گھر ہے۔

خاندانی نظام کی بقاء پردہ میں

اور صرف اتنی بات نہیں کہ وہ گھر میں رہیں بلکہ اس کے ذریعہ پورے فیملی سسٹم اور پورے خاندانی نظام کا اصول بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر خاندان کے نظام کو برقرار رکھنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں یہ تقسیم کار کرنی پڑے گی کہ مرد گھر کے باہر کے کام دیکھے اور عورت اپنے گھر کا انتظام کرے، بچوں کی پرورش بھی کرے، گھر کا نظم ونسق بھی درست رکھے اور باہر نکل کر وہ لوگوں کی ہوس ناک نگاہوں کی تسکین کا ذریعہ نہ بنے۔

مغرب کا عورت پر ظلم

مغرب نے عورت کے ساتھ یہ ظلم کیا کہ اس کو اپنی تجارت چمکانے کا ذریعہ بنالیا، اللہ تعالیٰ نے عورت کے سر پر عفت اور عصمت کا جو تاج رکھا تھا اور اس کے گلے میں جو عزت کے ہار ڈالے تھے، ان کو ملیامیٹ کر کے اس کو ''سیلزگرل'' بنادیا اور اشتہارات کے اندر اس کو عریاں کر کے اس کے ذریعہ لوگوں کو دعوت دی گئی کہ آؤ ہم سے مال خریدو۔ یہ سارے کام جو اہل مغرب کررہے ہیں، یہ ان کو مبارک ہوں، لیکن اہل اسلام کی خواتین کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم دی کہ تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور اگر کسی ضرورت سے نکلنا پڑے تو ضرورت کے تحت نکلنا منع نہیں، لیکن اس طرح بناؤ سنگھار اور زیب وزینت کر کے نہ نکلو جس سے معاشرے میں فتنے پھیلیں۔

عورت اور لباس

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کے جسم میں مرد کے لئے ایک کشش رکھی ہے، وہ فطری کشش ہے، اس وجہ سے خواتین کو اس بات کی تاکید کی گئی کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو اپنے جسم کی نمائش نہ کریں اور جو لباس وہ اپنے گھروں میں اپنے محرموں کے سامنے پہنیں، وہ اتنا چست نہ ہو کہ اس کے ذریعہ جسم کے نشیب وفراز اس میں سے نمایاں ہو جائیں اور وہ لباس اتنا بارک نہ ہو کہ اس سے جسم جھلکے۔ ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رُبَّ کاسیة فی الدنیا عاریة فی الآخرة

(بخاری، کتاب الادب، باب التکبیر والتسبیح عند التعجب)

بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں لباس تو پہنتی ہیں لیکن وہ آخرت میں برہنہ اور ننگی ہونگی، اس لئے کہ وہ لباس یا تو باریک بہت ہے یا بہت چست ہے جس کے نتیجے میں جسم ظاہر ہو رہا ہے۔

لباس کے دو مقصد

قرآن کریم نے فرمایا:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا۔ (سورۃ الاعراف: آیت نمبر ۲۶)

قران کریم نے اس آیت میں لباس کے دو مقصد بیان فرمائے ہیں، ایک یہ کہ وہ تمہارے ستر کو چھپائے اور دوسرے یہ کہ وہ تمہارے لئے زینت کا سبب ہو۔ آج کی دنیا نے لباس کا پہلا مقصد ختم کر دیا، وہ چست لباس جس سے انسان کا ستر ظاہر ہو، وہ لباس شرعی اعتبار سے لباس کے اصل مقصد کو فوت کر رہا ہے، اس لئے ایسا لباس پہننا جائز نہیں۔ آج مردوں نے بھی ایسا لباس اپنا لیا ہے اور عورتوں نے بھی ایسا لباس اپنا لیا ہے کہ لباس پہننے کے باوجود شرم والے حصے نمایاں ہو رہے ہیں اور لباس کا مقصد ہی فوت ہو رہا ہے۔ بہرحال! شریعت نے عورت کو پہلا حکم یہ دیا ہے کہ ایسا چست اور ایسا تنگ اور باریک لباس نہ پہنے جس کے اندر سے اس کا جسم جھلکے، اس لئے کہ سوائے چہرے اور ہاتھوں کے پورا جسم عورت کا ستر قرار دیا گیا ہے۔

باہر نکلنے کے وقت عورت کی ہیئت کیا ہو؟

دوسرا حکم یہ دیا ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلے یا نامحرم مردوں کے

سامنے آئے تو اس وقت اس کے پورے جسم پر کوئی چیز ہونی چاہئے، چاہے وہ چادر ہو یا برقع ہو جو اس کے پورے جسم کو ڈھانپ رہا ہو، تاکہ وہ لوگوں کے لئے فتنے کا باعث نہ بنے اور اس کے ذریعے معاشرے کے اندر فتنہ نہ پھیلے۔ اور ایک حکم یہ بھی دیا ہے کہ کوئی خاتون ایسا زیور پہن کر گھر سے باہر نہ نکلے جو بجنے والے ہوں، کیونکہ اس کی آواز سے لوگوں کی توجہ اس کی طرف مبذول ہوگی۔ اور ایک حکم یہ بھی دیا ہے کہ کوئی خاتون خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہ نکلے، کیونکہ خوشبو کے ذریعہ لوگوں کی توجہ اس کی طرف ہوگی۔ حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی خاتون خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک میں لگ جاتا ہے۔

چہرہ کا پردہ ہے

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ باقی جسم کا پردہ تو ہے لیکن چہرے کا پردہ نہیں ہے۔ خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ اوّل تو چہرے کا پردہ ہے، قرآن کریم نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔ (سورۃ الاحزاب: آیت ۶۹)

اس آیت میں "جَلَابِيْبَ" کا لفظ اختیار فرمایا ہے، یہ جمع ہے "جِلْبَاب" کی اور "جِلْبَاب" اس چادر کو کہا جاتا ہے جو سر سے لے کر پاؤں تک پورے جسم کو ڈھانپ لے۔ اس میں اور "برقع" میں فرق صرف یہ ہے کہ "برقع" سلا ہوا ہوتا ہے اور جلباب سلی ہوئی نہیں ہوتی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین "جلباب" ہی استعمال کیا کرتی تھیں۔ اس

آیت میں فرمایا کہ "آپ تمام مؤمن عورتوں سے کہد یجئے کہ وہ اپنی جلبابیں اپنے اوپر جھکالیں" اس آیت میں "جھکانے" کا حکم دیا ہے، تاکہ عورت کے چہرے کو اس طرح منظر عام پر نہ لایا جائے جو فتنے کا سبب بنے۔ لہٰذا اوّل تو چہرے کا پردہ ہے اور قرآن کریم کے حکم کے مطابق ہے۔

یہ پردہ سے آزاد ہونا چاہتے ہیں

لیکن میں کہتا ہوں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ چہرے کا پردہ نہیں ہے، وہ لوگ درحقیقت پردہ ہی سے اپنے کو آزاد کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ جو لوگ چہرے کے پردے کا انکار کرتے ہیں، انہوں نے آج تک کبھی ان عورتوں پر نکیر نہیں کی کہ جو باہر نکلتی ہیں تو ان کا چہرہ تو درکنار بلکہ ان کا سینہ کھلا ہوا ہوتا ہے، ان کا گلا کھلا ہوا ہوتا ہے، ان کے بازو کھلے ہوئے ہوتے ہیں، ان کی پنڈلیاں کھلی ہوئی ہوتی ہیں اور ان خواتین نے ایسا چست اور تنگ لباس پہنا ہوا ہوتا ہے جو فتنے کا سبب ہے، لیکن یہی لوگ ایسی خواتین پر کوئی نکیر نہیں کرتے، ہاں! اس مسئلے پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں کہ چہرے کا پردہ ہے یا نہیں۔

مرد و عورت کا فرق ختم ہو چکا

آج معاشرے میں چاروں طرف جو فساد پھیلا ہوا ہے، اس فساد کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے ان احکام سے روگردانی کی جارہی ہے، قرآن کریم کے ان احکام کو پس پشت ڈالا جارہا ہے، ہر معاملے میں تقلید کرنی ہے تو مغرب کی تقلید کرنی ہے، اگر نقل اتارنی ہے تو مغربی ملکوں کی نقل اتارنی

ہے، وہاں مرد وعورت کا کوئی امتیاز ہی نہیں رہا اور اس درجہ امتیاز ختم ہو چکا ہے کہ بعض اوقات یہ پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ سامنے سے آ رہا ہے یا آ رہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے دو الگ الگ صنفیں بنائی ہیں، ان کے درمیان فرق ہونا چاہئے، امتیاز ہونا چاہئے اور پتہ چلنا چاہئے کہ یہ مذکر ہے یا مؤنث، مرد ہے یا عورت، لیکن آج کی اس نئی تہذیب نے یہ امتیاز ہی ختم کر دیا ہے کہ مرد ہے یا عورت۔

ہم مغرب کی تقلید میں

مغربی ممالک جس راستے پر جا رہے ہیں، اسی راستے پر ہم بھی چل پڑے ہیں اور جس طرح وہاں مرد وعورت کا آزادانہ اختلاط ہے، ہر ہر قدم پر مرد اور عورت گھلے ملے ہیں اور دونوں میں کوئی امتیاز نہیں، وہی حال ہمارے یہاں ہو رہا ہے، ہماری شادیوں کی دعوتوں میں بھی خواتین بن سنور کر، بناؤ سنگھار کے ساتھ، زیب وزینت کے ساتھ آتی ہیں اور آنے کا بڑا مقصد اپنے لباس اور اپنے زیور کی نمائش ہوتی ہے اور ان دعوتوں میں مرد وعورت کا مخلوط اجتماع ہوتا ہے، ایک زمانہ وہ تھا جب مردوں کی نشست الگ ہوتی تھی، عورتوں کی نشست الگ ہوتی تھی، اب وہ قصہ ہی ختم ہو گیا، اب تو شادی بیاہ کی تقریبات میں مرد وعورت آزادانہ ایک دوسرے سے مل رہے ہیں، ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں، اس کے نتیجے میں معاشرے کے اندر جو فساد پھیل رہا

ہے، وہ ہر شخص دیکھ سکتا ہے، دن رات گھروں میں لڑائیاں ہیں، فتنے ہیں اور ناجائز تعلقات قائم ہو رہے ہیں۔

بے پردگی کا سیلاب آ رہا ہے

یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بغاوت کا نتیجہ ہے، کیونکہ قرآن کریم کہہ رہا ہے کہ عفت اختیار کرو، عصمت اختیار کرو، پاکدامن بنو، لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے جو راستے شریعت نے بتائے ہیں، ان میں سے جو ایک اہم راستہ ''پردہ'' کا تھا، وہ ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ اور بے پردگی کا یہ سیلاب پچھلے تقریباً سو سال سے اٹدا ہے، ورنہ اس سے پہلے اس بات کا تصور تک نہیں تھا کہ مسلمان عورت بے پردہ ہو کر باہر نکلے گی۔ اور پردہ کا یہ سلسلہ صدیوں سے چلا آ رہا تھا، لیکن جب انگریز کے اقتدار کا زمانہ آیا تو اس نے لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ مہذب ہونے، تعلیم یافتہ ہونے اور موڈرن ہونے کی ایک نشانی یہ ہے کہ عورت بے پردہ ہو، اس وقت سے ہمارے معاشرے میں بے پردگی شروع ہوئی اور جب یہ بے پردگی شروع ہوئی تھی، اس وقت اِکاّ دکاّ خواتین نے پردہ چھوڑا تھا، بیشتر خواتین پھر بھی پردے سے رہتی تھیں، لیکن رفتہ رفتہ بے پردگی کی مقدار بڑھتی چلی گئی۔ اس وقت اکبر اِلٰہ آبادی نے کہا تھا کہ:

بے پردہ نظر آئیں کل جو چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمین میں گڑ گیا
پوچھا جو ان سے پردہ تمہارا وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں: عقل پر مردوں کی پڑ گیا

عورت کی عقل پر پردہ

اکبر مرحوم نے بڑی حقیقت کی بات بیان کی کہ درحقیقت یہ پردہ جو عورت کا تھا، مرد کی عقل پر پڑ گیا، لیکن میں کہوں گا کہ عورت کی عقل پر زیادہ پڑ گیا، اس لئے کہ وہ مغرب کے فریب اور دھوکہ میں آ گئی اور اپنی عقل سے کچھ نہیں سوچا کہ میرے لئے کیا مفید ہے اور کیا نقصان دہ ہے۔ سب سے زیادہ فراڈ تو اس عورت کے ساتھ کھیلا گیا اور سب سے زیادہ پردہ تو اسی کی عقل پر پڑا کہ اس نے اپنے عفت وعصمت کا مقام چھوڑ کر اور عزت واحترام کا مقام چھوڑ کر اپنے آپ کو ایک بکاؤ مال بنا دیا۔

پروپیگنڈے کا اثر

اللہ بچائے، یہ پروپیگنڈہ ایسی چیز ہے جو جھوٹ کو سچ بنا دیتا ہے، چنانچہ پردہ کے معاملے میں پروپیگنڈے کے ذریعے جھوٹ کو ایسا سچ بنایا گیا ہے کہ آج مرد وعورت سب اس جھوٹ کے فریب کے اندر مبتلا ہیں، آج مغربی قوم کا یہ وتیرہ ہو گیا ہے کہ پروپیگنڈے کے زور پر جس جھوٹ کو چاہے سچ بنا کر دکھا دے، اس جھوٹے پروپیگنڈے نے سارا نظام تلپٹ کر کے رکھ دیا ہے۔

کیا آدھی آبادی بیکار ہو جائے گی؟

آج ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اگر عورت کو پردے میں بٹھا دیا تو ملک کی آدھی آبادی کو آپ نے بیکار چھوڑ دیا جس کا کوئی مصرف نہیں، آج یہ بات بڑے زور وشور سے کہی جا رہی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر یہ بات

اس ملک میں کہی جاتی جہاں روزگار کی شرح سو فیصد ہوتی اور جتنے لوگ کام کرنے والے ہیں، سب برسر روزگار ہوتے، تب تو یہ بات اچھی معلوم ہوتی، لیکن جس ملک میں بڑے بڑے ڈاکٹر، پی ایچ ڈی اور ماسٹر کی ڈگریاں رکھنے والے، بی اے کی ڈگریاں رکھنے والے جوتیاں چٹخاتے پھر رہے ہیں، وہاں جو مرد تعلیم یافتہ ہیں ان کو تو تم نے ابھی تک روزگار فراہم کیا نہیں، اور پھر یہ کہتے ہیں کہ عورت کو پردے میں رکھنے کی وجہ سے آدھی آبادی بیکار ہو جائے گی۔

کام وہ ہے جس سے پیسہ حاصل ہو

اور پھر ان کا یہ کہنا کہ ''آدھی آبادی بیکار ہو جائے گی'' اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک کام وہ ہے جس کے ذریعہ پیسہ حاصل ہو، لیکن اگر کوئی شخص خاندانی نظام کو درست کرنے کے لئے اور گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنانے کے لئے کام کر رہا ہے، تو وہ ان کے نزدیک کوئی کام نہیں ہے، حالانکہ گھر کے ماحول کو سدھارنا اور فیملی سسٹم کو برقرار رکھنا، ایک بہت بڑا کام ہے جو ایک عورت کر رہی ہے، لہٰذا وہ ایک عظیم فریضہ انجام دے رہی ہے اور بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہے جس کے نتیجے میں ایک بہترین معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

اب بھی ہوش میں آجائیں

بہرحال! میری گزارش یہ ہے کہ خدا کے لئے اب بھی ہمیں ہوش آجائے۔ الحمدللہ ہمارا ملک ابھی اس درجے پر نہیں پہنچا جہاں سے واپسی ممکن

نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس دور میں بھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ فضا رفتہ رفتہ بدل رہی ہے، مختلف دعوتی کاموں کی بنیاد پر لوگوں کو کچھ ہوش آ رہا ہے۔ تبلیغی جماعت کی کوششوں کی بنیاد پر علماء کی اصلاحی مجالس کی بنیاد پر الحمدللہ خواتین میں یہ شعور پیدا ہو رہا ہے کہ ہم انگریز عورتیں نہیں ہیں، ہم مغرب کی پروردہ عورتیں نہیں ہیں، بلکہ ہم مسلمان عورتیں ہیں اور مسلم معاشرے کی پیداوار ہیں، اور ان کے اندر اپنی عفت اور عصمت کی حفاظت کا شعور پیدا ہو رہا ہے اور وہ پردے کی طرف لوٹ رہی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے بے پردگی کا فساد برپا ہوا تھا کہ بازار میں برقع نظر ہی نہیں آتا تھا، اب الحمدللہ برقعے نظر آ رہے ہیں اور خواتین پردے کی طرف آ رہی ہیں، اس لئے ابھی ماحول ایسا بگڑا نہیں ہے کہ اس سے واپسی کی توقع نہ ہو۔

عقلوں پر سے یہ پردہ اٹھالیں

لیکن جیسا کہ اکبر اِلہ آبادی نے کہا تھا کہ مردوں کی عقلوں پر پردہ پڑچکا ہے، اگر مرد حضرات اپنی عقلوں سے یہ پردہ اٹھالیں اور وہ اپنے گھر کے ماحول میں شریعت کے ان احکام کی پابندی کرائیں تو انشاء اللہ یہ فضا بدل جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فلاح کا جو وعدہ قرآن کریم نے کیا ہے، وہ حاصل ہو جائے گا۔ اللہ مجھے اور آپ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

✿✿✿